رہنمائے دکن

07 JAN 2025

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصاندہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیراہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بیجا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانجھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دوروزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظرکشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں ”خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش“ عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

RO

17 JAN 2025

راشٹریہ سہارا

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصاندہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کررہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقۂ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکیالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکیالوجی کے بیجا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے

مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانجھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں ”خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش“ عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

اعتماد

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصاندہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس۔ پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کررہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقۂ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکیالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکیالوجی کے بیجا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانجھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں ”خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش“ عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

روزنامہ **الحیات** 17-01-2025

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد 16 جنوری: معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لا ولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ ٔ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھکس کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکیالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکیالوجی کے بے جا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانجھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں "خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش" عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

رہنمائے ایکسپریس 17-01-2025

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصاندہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقۂ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھکس کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکیالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکیالوجی کے بیجا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔

اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانجھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں "خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش" عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

17-01-2025 صدائے حسینی Sada-e-Hussaini

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصاندہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر مقررین کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کررہی تھیں۔انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقۂ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے ۔اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔جس میں بانچھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے ۔ کانفرنس کی کنویز پروفیسر آمنہ تحسین نے استقالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

Urdu Action, 17-01-2005

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصاندہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کررہی تھیں۔انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقۂ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیو ایتھک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بیجا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانچھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔

کانفرنس کی کنویز پروفیسر آمنہ تحسین نے استقالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دوروزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنویز اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دوروزہ کانفرنس میں ”خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش“ عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔